بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۲۶ ہجرت ۱۳۵۰ ہش، ۲۶ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

دُعا سے معرفتِ الٰہی میں ترقی ہوتی ہے اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہوتا ہے

وہ بصیرت جو دُعا سے حاصل ہوتی ہے ایک ایسا زینہ ہے جو فردوسِ اعلیٰ کی طرف لے جاتا ہے

"دُنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دُعا ایک ایسی شئی ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔"

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالےٰ کی پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے۔ اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں:۔

۱۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خُدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ تا دُعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔

۳۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شاملِ حال ہو۔ تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔

۴۔ چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رویاء کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی طرح ظہور میں آوے تو معرفتِ الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو۔ جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔ لیکن اگر کسی کو بطور خود مرادیں ملتی جائیں اور خدا تعالیٰ سے دُوری اور مجوبی ہو تو وہ تمام مرادیں انجام کار حسرتیں ہیں اور وہ تمام مقاصد جن پر فخر کیا جاتا ہے آخر الام جائے افسوس اور تاسف ہیں۔ دنیا کے تمام عیش آخر رنج سے بدل جائیں گے اور تمام راحتیں دُکھ اور درد دکھائی دیں گی۔ مگر وہ بصیرت اور معرفت جو انسان کو دُعا سے حاصل ہوتی ہے اور وہ نعمت جو دعا کے وقت آسمانی خزانہ سے ملتی ہے وہ کبھی کم نہ ہوگی اور نہ اس پر زوال آئے گا۔ بلکہ روز بروز معرفت اور محبت الٰہی میں ترقی ہو کر انسان اس زینہ کے ذریعہ سے جو دُعا ہے۔ فردوسِ اعلیٰ کی طرف چڑھتا چلا جائے گا۔"

(ایام الصلح صـ ۱۲-۱۳)

714

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۴ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور کو چکروں کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔"

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۵ ہجرت۔ کل بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں احباب جماعت سے ایک اہم خطاب فرمایا۔ مقامی احباب کے علاوہ جو بکثرت موجود تھے سرگودھا۔ لائل پور، چنیوٹ اور دیگر مختلف مقامات سے بھی احباب جماعت حضور کی تقریر سُننے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں احباب جماعت کو ان تین امور کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی (۱) ہمارے عزیز ملک پاکستان کو اس وقت ملک دشمن عناصر کے ناکام منصوبوں کے باقی ماندہ اثرات کے طور پر جن مشکلات اور اقتصادی پریشانیوں کا سامنا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں دور فرمائے اور اسے ترقی کی شاہراہ پہ گامزن رکھے۔

(۲) اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی حفاظت فرمائے جو لوگ دُنیا کے کسی بھی حصے میں اور کسی بھی رنگ میں اس کی مخالفت کرتے ہیں اور ہماری غلبہ اسلام کی جدوجہد میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بداثرات سے ہمیں محفوظ رکھے۔ اور اپنی تائید ونصرت سے ہمیں نوازتا رہے۔

(۳) دوست میری صحت کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کریں کہ میری اس بیماری اور تکلیف کے جو چند اثرات باقی رہ گئے ہیں وہ بھی جلد دور ہو جائیں اور اللہ تعالےٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے آمین

حضور کے روح پرور خطاب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ انشاء اللہ آئندہ پیش کیا جائے گا۔

ربوہ میں جلسہ یوم خلافت

ربوہ میں جلسہ یوم خلافت انشاء اللہ ۲۷ ہجرت/ مئی بروز جمعرات صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ بشرط صحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی شمولیت کی بھی توقع ہے۔ اہل ربوہ بروقت مسجد مبارک میں پہنچ کر جلسہ میں شامل ہوں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

یوم خلافت کے متعلق ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷ مئی بروز جمعرات اپنے اپنے مقام پر یوم خلافت کے متعلق جلسے کریں۔ ان جلسوں میں خلافت کی اہمیت برکات اور اس کی ضرورت کو احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے۔ اُمراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ اسے نوٹ فرمالیں اور اس دن کی شایان شان تیاری شروع کر دیں۔ جلسوں کی رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائی جائے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ ہجرت ۱۳۵۰ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برایں عقل و دانش بباید گریست

۲۳ مئی کے روزنامہ آزاد میں ایک دو کالمی خبر چوکھٹے میں کچھ اس قسم کے عنوانات کے تحت شائع ہوئی ہے۔

۱۔ "لڑکیوں نے پوری یونیورسٹی سر پر اٹھالی"

۲۔ "مسلسل اور بے تکان بولنے کے مقابلہ میں یونیورسٹی کی ۶۱۸ طالبات نے شرکت کی"

اخباری اطلاع کے مطابق مسلسل اور بے تکان بولنے اور بلا مقصد گھنٹوں بولتے چلے جانے کا یہ مقابلہ کسی مغربی ملک کی یونیورسٹی میں منعقد نہیں ہوا تھا۔ اور نہ اس میں حصہ لینے والی طالبات مغربی تہذیب اور اس کے بے راہ روی کے آئینہ دار سراسر غیر اسلامی ماحول کی پروردہ تھیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ مقابلہ پاکستان کی سرزمین پر دانش گاہِ کراچی (کراچی یونیورسٹی) میں ۲۹ مئی کو منعقد ہوا۔ اور اس میں حصہ لینے والی طالبات (جو دانشور کہلانے کی سند لے کر یونیورسٹی سے فارغ ہوں گی) اسلام کی طرف منسوب ہونے والی تھیں۔ خبر کے متن میں لکھا ہے مقابلہ ۱۸ طالبات کے مابین ہونا تھا البتہ چھ سو طالبات مقابلہ دیکھنے کی غرض سے آئی ہوئی تھیں لیکن ہوا یوں کہ یہ چھ سو طالبات بھی بیک وقت اس میں شریک ہوگئیں۔ چنانچہ اخبار کے بیان کے مطابق "وہ دھما چوکڑی مچی کہ خدا کی پناہ" مختصر یہ کہ ان طالبات نے مسلسل ساڑھے چار گھنٹے تک اوٹ پٹانگ اور اناپ شناپ بول بول کر اور ایک دوسرے کے خلاف فقرے چست کرنے میں گلے پھاڑ پھاڑ کر یونیورسٹی تو ایک طرف رہی آسمان سر پر اٹھالیا۔

اگر یہ خبر غلط ہے، اور خدا کرے کہ یہ غلط ہی ہو، تو ہمیں اس سے بہت خوشی ہوگی لیکن اگر یہ درست ہے تو ہم دلی افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں اور اس کے لئے معذرت خواہ بھی ہیں کہ اس مقابلہ کا انعقاد ہی سرے سے انتہائی لغو، بے معنی اور فضول تھا اور یہ ہرگز منعقد نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی رُو سے انسان کے سب اعضاء اور صلاحیتوں میں سے زبان اور قوت بیان کو بہت اہم مقام حاصل ہے حتیٰ کہ اگر غور کیا جائے تو یہ قوت بیان ہی ہے جو انسان کو چرند پرند اور دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے جبھی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (سورۃ رحمٰن) زبان اور قوت بیان کی اس اہمیت کے پیش نظر اسلام نے اس کے صحیح استعمال پر بہت زور دیا ہے۔ جہاں اس نے اس کے صحیح استعمال کے راستے متعین کئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی اس کے استعمال پر بعض پابندیاں بھی عاید کر دی ہیں تاکہ اس کے استعمال میں بے راہ روی کی کیفیت پیدا ہونے سے انسان اپنے اس مابہ الامتیاز کو ہی نہ گنوا بیٹھے اور وقت بے وقت جانوروں کی طرح آوازیں نکالتا اور اودھم نہ مچاتا رہے۔

اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نواہی کے طور پر جو ہدایات دی ہیں وہ خلاصۃً یہ ہیں کہ جھوٹ مت بولو، غیبت کی باتیں نہ کرو، کسی پر تہمت نہ لگاؤ، دوراز بات زبان پر نہ لاؤ، لایعنی باتیں کرنے سے بچو، فضول باتوں سے مجتنب رہو، عیب جوئی سے کام نہ لو، خودرائی اور خودنمائی کے لئے دوسروں پر نکتہ چینی نہ کرو، تصنع اور بناوٹ سے باتیں نہ کرو، فحش کلامی، بدزبانی اور گالی گلوچ سے پرہیز کرو، جھگڑالو نہ ہو، گدھے کی طرح چیخ چیخ کر نہ بولو، کسی پر لعنت مت بھیجو، تمسخر اور استہزا کی باتیں نہ کرو۔ الغرض یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی پابندیاں ہیں جو زبان اور قوت بیان کے استعمال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائد فرمائی ہیں۔ ان پابندیوں کی موجودگی میں جو بلاشبہ سنجیدگی، وقار، خوش اخلاقی اور حسن بیان میں نکھار نیز سیرت و کردار میں پختگی اور بلندی کی ضامن ہیں اس قسم کے لایعنی مقابلوں کی سرے سے کوئی گنجائش نکل ہی نہیں سکتی اور نہ ان کے جواز کی کوئی راہ ہی پیدا کی جاسکتی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اس قسم کے لایعنی مقابلوں کی حوصلہ افزائی کی گئی تو اس سے طلبا ہوں یا طالبات ان کے مزاج، طبیعت کی افتاد، اطوار و عادات اور سیرت و کردار پر مضر ہی نہیں نہایت درجہ مہلک اثر پڑے گا۔ اور بالآخر پوری قوم کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ لہذا دانش گاہ کراچی کے واجب الاحترام دانشوروں کی خدمت میں ہم ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ بچیوں کی اس نادانی کا سختی سے نوٹس لیں اور اس امر کا خاطر خواہ انتظام کریں کہ اس قسم کے مقابلے آئندہ منعقد نہ ہونے پائیں صرف انہی مقابلوں کی اجازت دینی اور حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے جن سے اسلام کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو، پھر وہ تعمیری صلاحیتوں کو ابھارنے والے ہوں اور ان سے سیرت و کردار کے بلند سے بلند تر ہونے میں مدد ملتی ہو۔

حمد و شکر باری تعالیٰ

ہر آن اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور ہر حال میں اس کا شکر بجالانا مومن کی ایک بنیادی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حمد اور شکر کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے تم مجھے یاد رکھو میں بھی تمہیں یاد کرتا رہوں گا نیز تم میرے شکر گزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۳) اسی طرح اللہ تعالیٰ حمد کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے اے مخاطب تو کہہ ہر تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے (النمل آیت ۶۰) مزید برآں جنتیوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام تر ان کی پکار بھی یہی ہوتی ہے کہ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے (سورۃ یونس) الغرض سچے اور حقیقی مومنوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ ہر لحظہ و ہر آن اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔

حمد اور شکر کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر امر ذی شان جو الحمد للہ سے شروع نہ کیا جائے وہ ٹوٹا ہوا یعنی ناقص ہے (ابوداؤد) پھر ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ سے خوش ہوتا ہے کہ جب ایک لقمہ بھی کھائے تو اس پر اللہ کی حمد کرے اور ایک گھونٹ بھی پیئے تو اس پر بھی اس کی حمد کرے۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں اور کون ہے جو یہ نہ چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یاد کرے اور کرتا رہے اور وہ ہم سے خوش ہو اور ہمیں اپنی رضا سے نوازتا رہے تو ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم بکثرت اللہ کو یاد کریں بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن اسے یاد رکھیں اور بکثرت اس کی حمد کرتے رہیں ہر حال میں اس کی حمد کرنا اور اس کا شکر بجالانا ہمارا شیوہ ہو۔ اور یہ دونوں باتیں ہم میں اس قدر راسخ ہو جائیں کہ حمد باری تعالیٰ سے غفلت یا ناشکری کے ارتکاب کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ حمد و شکر باری تعالیٰ ہمارا امتیازی نشان ہو اور ہم اس سے پہچانے جائیں شیطان سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے۔

ایمان کے عملی تقاضے

ایمان انسان کی سب سے قیمتی متاع ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ سب سے زیادہ حفاظت اس قیمتی متاع کی کرے لیکن قرآن مجید سے پتہ لگتا ہے کہ اقرار باللسان کا نام ایمان نہیں ہے بلکہ ایمان اس وقت متحقق ہوتا ہے جب وہ انسان کے دل میں داخل ہو جائے اور جب ایمان دل میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اس کے عملی تقاضوں کو فطری جذبہ کے ماتحت پورا کرتا چلا جاتا ہے اس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ایمان کے عملی تقاضے کیا ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث مبارکہ میں ان عملی تقاضوں پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں

إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ
وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ
فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ

یعنی جو نیک کام کرنے سے خوش ہو اور برے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہیئے کہ وہ صاحب ایمان ہے۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ ایمان کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ صاحب ایمان کی خوشی اور راحت اس میں ہوتی ہے کہ اسے نیک کام کرنے کی توفیق ملے چنانچہ جب اسے کوئی نیک کام کرنے کی توفیق ملتی ہے تو یہ امر اس کے لئے دلی مسرت کا باعث ہوتا ہے برخلاف اس کے اگر نسیان کے نتیجہ میں اس سے کوئی لغزش یا چھوٹے سے چھوٹا برا کام بھی سرزد ہو جائے تو یہ امر اس کے لئے انتہائی دکھ اور تکلیف کا موجب ہوتا ہے الغرض نیک کاموں کے لئے رغبت اور برے کاموں کے خلاف نفرت کا جذبہ ایک مومن میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی کسی لغزش پر شرمندگی اور ندامت محسوس نہیں کرتا۔ اور تاسف کی کیفیت اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی تو وہ زبان سے لاکھ ایمان کا دعوےٰ کرے عند اللہ وہ مومنوں کے زمرہ میں شامل نہیں ہے۔ مومنوں کے زمرہ میں وہ تبھی شامل سمجھا جائے گا کہ معمولی سی لغزش بھی اسے غم کی پوٹ بنا دے اور جب تک وہ اس کی تلافی نہ کر لے اسے چین نہ آئے۔ (ربانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

75

خلافت — ایک الٰہی نظام

مولوی عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال

بعثت مسیح موعود علیہ السلام

اس پر آشوب زمانہ میں اسلام پر جو توحید کا علمبردار ہے چاروں طرف سے طاغوتی طاقتیں حملہ آور تھیں اور اس کی حالت زار کا یوں نقشہ کھینچا جا رہا تھا:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

دورِ ظلمت عروج پر پہنچ چکا تھا شیطان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ اسلام کے لہلہاتے باغ میں نقب زن تھا۔ گویا دنیا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی منہ بولتی تصویر تھی چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد یوں رقمطراز ہیں۔

"آج دنیا پھر تاریک ہے وہ روشنی کی تشنہ ہے ... شیطان کا تخت اس عظمت اور دبدبہ سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہ بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم اور مسلط ہے"

(الہلال جلد ۲ صــــ)

زمانہ کی اس حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے اپنی سنت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ پھر اعلان اعبدوا اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت کا اعادہ کیا اور اسلام کے بہی خواہوں کو امید دلائی کہ دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے
پھر اس تازگی اور روشنی کا دن
آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے"

(فتح اسلام صـ۵)

ایک اور جگہ اہل اسلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا گرتے مگر اسکے با شفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل صـ)

پھر دین اسلام کے باغ کے متعلق جو مرجھا چکا تھا فرماتے ہیں:۔

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کے کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

ضرورت خلافت

انسان کے وجود انحطاط پذیر ہے اور اسے دوام حاصل نہیں اور لازمہ بشری یہی ہے کہ کوئی شخص بھی غیر طبعی اور لامحدود عمر نہیں پاتا۔ خدا تعالیٰ کا مامور بھی اسی معاشرہ کا ایک فرد ہوتا اور وہ بحیثیت بشر کے اس قانون سے مستثنیٰ نہیں ہوتا اسلئے ضروری ہے کہ کوئی ایسا نظام قائم ہو جس کے ذریعہ مامور و مرسل کے لائے ہوئے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے اور برکاتِ نبوت کو دوام بخشا جائے۔

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم کیا اور ہر زمانہ میں ہر نبوت کے ساتھ ساتھ نعمتِ خلافت کو جاری فرمایا تا ظلی طور پر رسول کے کمالات رکھنے والے وجود پیدا ہوتے رہیں اور اہل دنیا ان کی اقتدا اور رہنمائی میں انوار الٰہی کے جلوے دیکھتے رہیں وہ ظلمت سے کنارہ کش رہیں اور نور نبوت سے ہمیشہ سینہ و دل کو منور رکھیں۔ کنز العمال کی جلد ۶ میں لکھا ہے

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ یعنی کبھی کوئی ایسی نبوت نہیں ہوئی جس کے بعد خلافت کا نظام قائم نہ ہوا ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں!

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے"

(شہادت القرآن)

برکات رسالت کا دوام اور ابد الآباد تک جاری رہنا خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور خلافت کے منصب جلیلہ پر فائز ہونے والے وجودوں کے ذریعہ سے ہی انبیاء کے اولیٰ اور اشرف وجود زندہ رہتے ہیں اور ان کے فیوض و برکات سے دنیا متمتع ہوتی رہتی ہے

نظام خلافت

اب جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ برکاتِ رسالت کو زندہ رکھنے کے لئے خلافت کا ہونا لابدی ہے تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مامور و مرسل کی طرح خلیفہ کو بھی خدا تعالیٰ ہی کھڑا کرتا ہے؟ قرآن کریم نے بڑے واضح الفاظ میں فرماتا ہے لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور ع ۷) کہ ضرور انہیں دنیا میں خلیفہ و جانشین بنائے گا بالکل اسی طرح جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے قیام کو اپنی طرف منسوب کیا اور امت مسلمہ کو امم سابقہ کی مثال دے کر اس طرف متوجہ کیا ہے کہ خلیفہ و جانشین مقرر کرنا اسی کا کام ہے اور یہ کوئی آج کا قانون نہیں بلکہ پہلی قوموں میں بھی یہی قانون کارفرما رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی اصل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا میں ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسے مٹاتا ہے اور پھر گویا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ استحکام ہوتا ہے"۔ الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء

پھر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں"

الحکم ۱۳ اپریل ۱۹۰۸ء

انتخاب خلافت

نبوت کی طرح خلافت کا قیام بھی اللہ نے اپنے ہی ہاتھ میں رکھا ہے لیکن یہاں بظاہر مومنوں کی آراء کو بھی شامل کیا ہے مگر اس میں الٰہی تصرف کچھ اس رنگ میں جلوہ گر ہوتا ہے کہ مومنوں کے قلوب کو اس شخص کی طرف پھیر دیا جاتا ہے جسے خلیفہ بنانا مقصود ہوتا ہے اور وہ اس کے سوا کسی کو بھی اپنا راہبر اور مقتدا بنانے کے لئے راضی نہیں ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت دنیا نے یہی نظارہ دیکھا مرض الموت میں آپ نے تحریر لکھوانی چاہی مگر پھر اس ارادہ کو ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے خلیفہ بنانے پر راضی نہ ہوگا اور نہ ہی مومن کسی اور کو بطور نائب رسول و جانشین قبول کریں گے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ ہی مومنوں کی آراء منسلک ہوتی ہیں اور جسے وہ چاہتا ہے کہ وہ قدرت ثانیہ کا مظہر بنے اس کی طرف لوگوں کے دل مائل ہو جاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ اس کی لطیف تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خلافت حقہ ایک نہایت عجیب و غریب روحانی نظام ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر اور خاص تصرف کے ماتحت قائم ہوتا ہے اور گو اس میں نبوت کے قیام کی طرح خدا تعالیٰ اپنی وحی جلی کو کام میں لا کر منظر عام پر نہیں آتا مگر اس کی وحی خفی کی مخفی تاریں مومنوں کے قلوب پر تصرف کر کے ان کی رائے کو اس شخص کی طرف جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے اسی طرح مائل کر دیتی ہیں کہ وہ اس کے سوا کسی اور کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔"

(اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ صـ۶)

خلافت احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق مسیح پاک علیہ السلام کے بعد بھی خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کے ذریعہ جو مہم اس نے قیام توحید اور غلبۂ اسلام کی جاری فرمائی ہے وہ اپنی پوری کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچے اور انسانیت کے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیگانہ دنیا آپ کے ٹھنڈے سائے تلے آکر امن و سلامتی کا جانبخش پیام سنے اور پُر سکون زندگی سے ہمکنار ہو۔

دمشق والی حدیث کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حمامۃ البشریٰ میں خلفاء کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ثُمَّ يُسَافِرُ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِهٖ اِلٰى اَرْضِ دِمَشْقَ"

یعنی مسیح موعود یا اسکے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ارض دمشق کی طرف سفر کرے گا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے بعد ایک ہی نہیں بلکہ خلفاء کا ایک سلسلہ قائم ہوگا جس میں سے کسی ایک کے ذریعہ دمشق والی پیشگوئی بھی پوری ہوگی

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا ... ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا ... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے ... سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ... میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے (رسالہ الوصیت صـ۷)

اس میں آپ نے واضح طور پر ثابت فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء کا سلسلہ چلے گا اور خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سنت رہی ہے کہ وہ ہر مامور و مرسل کے بعد قدرت ثانیہ کا ہاتھ دکھاتا رہا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو جو ہموم و غموم سے دیوانہ ہو رہی ہوتی ہے سنبھال لیتا ہے اور دشمن کو (جو اس سلسلہ کے خاتمہ کی ٹوہ میں لگا ہوتا ہے) کی خوشیوں کو پامال کر دیتا ہے۔ جب اس کی سنت یہی ہے تو اب ممکن نہیں کہ وہ دوسری قدرت کے مظہر وجودوں کو پیدا نہ کرے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جب وصال ہوا تو جہاں غیر خوشی کے شادیانے بجا رہا تھا کہ اب یہ سلسلہ تباہ برباد ہو جائے گا وہاں اپنے بھی مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے۔ رب اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری قدرت کو ظاہر فرمایا اور جماعت کو حاجی الحرمین حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت پر متمکن کر کے تھام لیا اور تمام جماعت نے آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی جانشین اور قدرت ثانیہ کا مظہر اوّل یقین کر کے تسلیم کر لیا۔

جب آپ خلیفہ ہو گئے تو بعض کج طبائع نے خلافت کے بارہ میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں تو آپ نے بڑے واشگاف الفاظ میں انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔

"مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ ۔ ۔ ۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکرگزار نہیں ہوں جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا" (الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۲ء)

اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ہر اس شخص کو جو اس خام خیالی میں مبتلا ہو کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام ہے جھوٹا قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور اپنے مصالح سے جسے چاہتا ہے ردائے خلافت پہنا دیتا ہے۔

پھر ایک موقعہ پر اپنے حلفیہ بیان میں سابق خلفاء کی مثال دیکر اور قرآن کریم کو گواہ ٹھہرا کر فرماتے ہیں۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔۔۔۔ جس طرح پر آدمؑ، داؤدؑ اور ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے خلیفہ بنایا ہے۔"

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خلیفے اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا" (پیغام صلح ۱۴ فروری ۱۹۱۴ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر دوم

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جو قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل تھے کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو خلافت کے منصب جلیل پر بٹھایا اور جماعت کی عنان آپ کے ہاتھوں میں دی اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرت ثانیہ کا مظہر ثانی قرار دیا۔

آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے جنہوں نے خلافت سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھا مخاطب کر کے فرمایا۔

"اسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے" (الفضل نومبر ۱۹۱۴ء)

اللہ تعالیٰ جس سلسلہ کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھتا ہے اور پھر اس کی حفاظت اور تکمیل کے لئے خلافت کا سلسلہ جاری کرتا ہے۔ اسے کوئی طاقت نیست و نابود نہیں کر سکتی نہ اندرونی خلفشار اسے نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ بیرونی طاقت کی امید بر آتی ہیں بلکہ ہر طاقت جو ابھرتی ہے اپنی موت آپ ہی مر جاتی ہے اور خلیفہ سے ٹکر لینے والا اپنا ہی سر پھوڑتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"پس خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو مٹا سکے" (منصب خلافت ص۱۹)

قدرت ثانیہ کے مظہر سوم

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کو اپنے خاص تصرف سے کھڑا کیا جس کی الٰہی نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ مسیح پاک علیہ السلام کو بیٹے کے بعد جو مظہر الحق والعلاء ہوگا ایک پوتا بھی دیا جائے گا جو ناصر دین ہوگا اور اس کے ذریعہ سے تمکنت دین ہوگی۔

آج افق آسمان سے ظاہر ہونے والے مظہر ثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غلبہ اسلام کے لئے زبردست مہم جاری کر رکھی ہے۔ ایک طرف آپ نے اہل یورپ کو للکارا ہے کہ اگر تم امن و سلامتی کے خواہاں ہو اور ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو دنیا کے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سائے تلے آجاؤ تو دوسری طرف براعظم افریقہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز کر کے ان کی زندگی کے سامان بہم پہنچائے ہیں۔ اور آپ انہیں ظلمت کے اتھاہ گڑھے سے نکال کر روشنی کے بلند و بالا مینار تک پہنچانے کے سامان کر رہے ہیں۔

قدرت ثانیہ کا مظہر ثالث بڑا ہی مبارک اور عظیم شان کا حامل وجود ہے جسے خود خدا نے کہا۔ یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ۔

پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنایا اور احیاء دین کا کام آپ کے سپرد کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا" (الفضل اپریل ۱۹۱۵ء)

پھر بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

(خلافت حقہ اسلامیہ ص۱۸)

اطاعت خلافت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور اور مرسل کے بعد خلافت کا نظام جاری فرماتا ہے اور اپنی مشیت سے کسی کو جانشین مقرر کرتا ہے تو اس کی اطاعت بھی ویسی ہی ضروری ہوتی ہے جیسی کہ مامور و مرسل کی کیونکہ وہ مشیت ایزدی سے نائب رسول مقرر ہوتا ہے اور اس کی اطاعت سے سرمو انحراف بھی اطاعت خداوندی سے دور لے جاتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے" (بدر جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کو وعیدی رنگ میں مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"پس اگر خلافت تمہارے ہاتھ سے نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافۃ نہیں رہوگے کافر بالخلافۃ ہو جاؤ گے اور نہ صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے" (منصب خلافت ص۳۵)

اس میں آپؓ نے بتایا ہے کہ نظام الٰہی یعنی خلافت سے سرمو انحراف کرنے والا اطاعت الٰہی سے نکل جاتا ہے اور ایک باغی فرد متصور ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتا کیونکہ باغی کے لئے گرفت شدید ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے بابرکت نظام کو قائم فرما کر جس کے ذریعہ سے اس کی رحمتیں اور برکتیں اور اس کے بے پایاں فضل نازل ہونے ہیں عظیم احسان فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک عبدالصمد نامی شخص کہتا ہے۔

"مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں" (منصب خلافت ص۳۳)

اس رؤیا میں خدائے رب العزت نے خلافت کو سراسر رحمت اور برکت قرار دیا ہے اور یہ احسان عظیم ہے رب وہاب کی طرف سے یہ بدیہی الثبوت بات ہے کہ نعمت نبوت کے بعد خلافت ایک عظیم انعام ہے اس کی بدل و جان قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور اس کے قیام اور حفاظت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنا سعادت عظمیٰ ہے کیونکہ سلسلہ قیامت تک ممتد ہے اسی کے ساتھ اسلام کا غلبہ وابستہ ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے قوی توقع کے ساتھ جماعت کو اس عظیم ذمہ داری کی طرف متوجہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جماعت احمدیہ اور خلافت لازم ملزوم ہیں اور اس انزال رحمت کے طریق سے گہری وابستگی اور تعلق غیر منقطع ہے۔

چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کو خدا کی خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے اور پیچھے لڑے گی اور دنیا میں کسی شریر کو جو کہ خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دیگی"

ع "اے زہے عہد خلافت اے زہے دور کمال
احمدیوں پر ہوا ہے فضل خدائے ذوالجلال

حقیقی احمدی کا ثبوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن، کے افتتاح کے موقعہ پر اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مسجد نصرت جہاں کا افتتاح بلاشبہ ہماری تاریخ کا ایک عظیم واقعہ ہے۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اب ہم پر اور بھی زیادہ گراں بہا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ آئندہ ہمیں اور بہت سی مسجدیں تعمیر کرنا ہیں۔ اور اپنے حقیقی احمدی ہونے کا ثبوت دینا ہے۔"

جماعت احمدیہ اپنے اس فرض منصبی سے اس وقت عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ جب کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تجویز فرمودہ لائحہ عمل تعمیر مساجد ممالک بیرون پر پوری طرح عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اہم فرض کو کماحقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ۲۶ مئی 1971 — 76

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے۔ جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ (نگران دار الاقامۃ النصرۃ)

اس ادارہ کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں:-

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
مکرم مولوی محمد الدین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب
مکرم ڈاکٹر م آفتاب احمد صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
مکرم گیانی عباد اللہ صاحب
مکرم بشیر احمد صاحب خادم
مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی
مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر
مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
مکرم حمید احمد خالد صاحب
مکرم فید احمد مرتضیٰ صاحب
مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ
مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی
مکرم مرزا محمد حسین صاحب کراچی
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سلمہا
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا
رشیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم لندن

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ شہادت (اپریل) ۱۳۵۰ہش میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم مفتی حامد حسن صاحب	پشاور یونیورسٹی	۵/۰۰ روپے
مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب	شہر سیالکوٹ	۵/۰۰ روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی	ربوہ	۵/۰۰ روپے
مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی (از طرف والد صاحب مرحوم)		۱/۰۰ روپے
مکرمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف کینیڈا		۲۰/۰۰ روپے
مکرم شیخ فضل احمد صاحب		۱۵۰/۰۰ روپے
〃 سید ودود احمد صاحب موسے والا ضلع سیالکوٹ		۵/۰۰ روپے
〃 شیخ مشتاق احمد صاحب	گوجرانوالہ	۱۰۰/۰۰ روپے
〃 خلیل احمد صاحب چوہدری (از طرف جماعت احمدیہ ٹورانٹو)		۳۴۶/۷۹ روپے
〃 نصرت محمودہ بیگم صاحبہ شہر سیالکوٹ		۱۰۰/۰۰ روپے
〃 کریم احمد عنایت صاحب کراچی نمبر ۳۳		۲۲/۰۰ روپے
〃 ناصر احمد صاحب	راولپنڈی	۱۰/۰۰ روپے
〃 عبد الحفیظ صاحب کھوکھر		۲/۰۰ روپے
〃 کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	ربوہ	۱۰/۰۰ روپے
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ	حیدر آباد سندھ	۱۰/۰۰ روپے
〃 اہلیہ صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی		۵/۰۰ روپے
〃 عائشہ صدیقہ صاحبہ بذریعہ ناصر جاوید خان صاحب ربوہ		۶۰/۰۰ روپے
مکرم حکیم مولوی غلام رسول صاحب چک ۱۶۷ ضلع رحیم یار خان		۴/۷۰ روپے
مکرمہ امۃ السلام صاحبہ ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ		۳/۰۰ روپے
〃 امۃ المنیر صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ		۱/۰۰ روپے
〃 بیگم صاحبہ میر ضیاء الدین صاحب		۲۰/۰۰ روپے
مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب مع اہل و عیال		۱۰۰/۰۰ روپے
〃 سید طہور احمد صاحب مظفر گڑھ		۵/۰۰ روپے
〃 عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی		۱۸/۲۵ روپے
〃 عبد العزیز صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا		۱/۰۰ روپے
مکرمہ مبارکہ خاتون بیگم صاحبہ	ربوہ	۲۵/۰۰ روپے
مکرم رشید الدین صاحب	چونیاں	۱/۰۰ روپے
مکرمہ جمیلہ بشریٰ صاحبہ	ربوہ	۲۰/۰۰ روپے

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس کے لئے امسال ۲۸ ہجرت ۱۳۵۰ہش (۲۸ مئی ۱۹۷۱ء) تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ہش (۱۱ جون ۱۹۷۱ء) ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے یہ کلاس ایوانِ محمود میں منعقد ہو گی۔ اس کلاس کا نصاب قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ قواعد عربی و عربی بول چال مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہے۔

مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کا یہ ایک عمدہ موقع ہے قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجالس کا کم از کم ایک ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں اس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں جو طلباء امسال میٹرک کے امتحان کے بعد فارغ ہو رہے ہیں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ اس کلاس میں بھجوایا جائے۔ احمدی والدین کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں اور اس سلسلہ میں مقامی قائد خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کریں۔

قائدین سے بھی التماس ہے کہ جو خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں ان کے اسماء اور کوائف سے ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین سے اپیل

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے۔ اولاد کی صحیح تربیت آپ کا فرض ہے اس فرض کی ادائیگی میں شعبہ اطفال الاحمدیہ بطور خادم آپ کی مدد کرنے میں حتی المقدور کوششوں میں مصروف ہے۔ اور اسے اپنا فرض سمجھتا ہے اس لئے آپ کے خصوصی تعاون کا طلب گار ہے۔ اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۵ جون ۱۹۷۱ء کو منعقد ہو رہے ہیں۔ اپنے عزیز بچوں کو پیارے خدا اور پیارے رسول کی پیاری باتیں یاد کروا کے ان امتحانات میں شریک کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ نصاب افضل بک ڈپو گول بازار ربوہ سے قیمتاً طلب فرمائیں۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ دو روز سے بخار اور معدہ میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں تمام احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (حمید اللہ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۲۔ خاکسار کی دادی صاحبہ موسیوالہ ڈسکہ سے چند ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (شہبانہ احمد۔ ربوہ)

۳۔ میری نانی اماں عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین (منور احمد ملک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا)

۴۔ خاکسار کی بچی بعارضہ دماغی تکلیف سے بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (معراج الدین۔ بھیروی۔ خانیوال)

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

یونائیٹڈ الیکٹرک انجینئرنگ ورکس
اینڈ الیکٹرک ڈیکوریشن سروس
ہمارے ہاں الیکٹرک ورکس وائرنگ ریپیئرنگ۔ وائنڈنگ۔ پنکھے استری۔ واٹر پمپ وغیرہ کا کام مناسب داموں پر تسلی بخش ہوتا ہے۔ پتہ:-
بالمقابل سپر اوورہ اکی سینما بھیم پورہ کراچی نمبر ۲۳۹۴۲۵
المشتہر نذیر احمد قریشی دہلوی
۱۵۲۵ رنچھوڑ لائن۔ کراچی۔

سوالشافی
ایک کیپسول سے آرام چار سے شفا
بواسیر کے لئے PILES CURE
دمہ کے لئے ASTHMA CURE
دردوں کے لئے PAINS CURE
آزمائشی کیپسول ۱/ مکمل کورس -/۱۰
پیش کردہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت میں ذیلی تنظیمیں تربیت کے لحاظ سے افراد کی تدریجی ترقی کے پیش نظر قائم کی گئی ہیں

جب ایک احمدی مختلف ذیلی تنظیموں میں سے گزر کر بالآخر انصار اللہ میں شامل ہوتا ہے تو وہ ایک استاد کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے

ہمیں اپنے مقام کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اس کے بغیر ہم اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے

مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کے تربیتی اجتماع سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا بصیرت افروز خطاب

۹ ہجرت ۱۳۵۰ ہش مطابق ۹ مئی ۱۹۷۱ء کو محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کے تربیتی اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے جماعت میں ذیلی تنظیموں کے قیام کے مقصد پر روشنی ڈالی اور یہ واضح فرمانے کے بعد کہ یہ تنظیمیں تربیت کے لحاظ سے افراد جماعت کی تدریجی ترقی کے پیش نظر قائم کی گئی ہیں اجتماع میں شریک انصار کو تلقین فرمائی کہ وہ بحیثیت انصار اللہ اپنے مقام کو سمجھنے کی کوشش کریں اور پھر اس کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض اور ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آپ نے یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ تربیت کے مختلف مراحل میں سے گزرنے کے بعد اب عمر کے اس آخری دور میں ان کی حیثیت ایک استاد کی سی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ایسا اعلےٰ نمونہ قائم کریں کہ جو دوسروں کے لئے باعث تقلید ہو۔ آپ نے سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی بیان کردہ صفات کی رو سے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر بہت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

صدر محترم کی شیخوپورہ میں تشریف آوری

صدر محترم بعض قائدین مجلس مرکزیہ کی معیت میں اس روز صبح بذریعہ موٹر کار ربوہ سے روانہ ہو کر ۹ بجے کے قریب شیخوپورہ پہنچے جہاں مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ریٹائرڈ انجینئر زعیم انصار اللہ شیخوپورہ کی کوٹھی پر مکرم چوہدری صاحب موصوف کے علاوہ مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ مکرم شیخ احمد علی صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ اور مکرم چوہدری عبد السمیع صاحب انجینئر قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ اور بعض دیگر احباب نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ وہاں کچھ وقت قیام فرمانے کے بعد آپ قائدین مرکزیہ اور مقامی عہدیداروں کی معیت میں مسجد احمدیہ تشریف لے گئے۔ جہاں شیخوپورہ شہر کے مقامی انصار و خدام کے علاوہ ضلع شیخوپورہ کی مجالس انصار اللہ کے ڈیڑھ صد سے زائد نمائندگان نے دو رویہ کھڑے ہو کر آپ کو نہایت پرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ آپ نے اس موقع پر حاضر دو صد سے زائد انصار و خدام سے مصافحہ کیا۔

اجتماع کی مختصر کارگزاری

صدر محترم کے صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد ۱۰½ بجے اجتماع کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی جو مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب نے کی بعدہٗ جملہ انصار نے کھڑے ہو کر حضرت صدر محترم کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ عہد دہرائے جانے کے بعد حضرت صدر محترم نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب قائد ایثار نے قرآن مجید کا درس دیا آپ نے سورۃ البقرہ کے آخری رکوع کی تفسیر بیان فرمائی۔ بعد ازاں علی الترتیب مکرم نسیم سیفی صاحب قائد تجنید نے "بیرون پاکستان جماعت احمدیہ کی خدمات" کے موضوع پر، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی قائد اشاعت نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بارہ تحریکات کے موضوع پر اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر ٹھوس اور پر مغز تقاریر فرمائیں۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم اور اس کا منظوم اردو ترجمہ بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

حضرت صدر محترم کا خطاب

آخر میں صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے انصار کو ایک پُر اثر خطاب سے نوازا۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الفرقان کی آیات ۶۴ تا ۷۸ (جو عباد الرحمٰن کی صفات پر مشتمل ہیں) تلاوت فرمائیں اور پھر انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے مقام کو پہچانیں اور اس کے تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اپنے مقام کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ذیلی تنظیموں کے قیام کے مقصد پر غور کریں۔

جماعت میں ذیلی تنظیمیں تربیت کے لحاظ سے تدریجی ترقی کے پیش نظر قائم کی گئی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی نشو و ارتقاء میں تدریج کا قانون جاری فرمایا ہوا ہے یعنی ہر چیز درجہ بدرجہ ترقی کر کے اپنے اوج کمال کو پہنچتی ہے۔ تدریجی ترقی کا یہ عمل ہمیں روحانی دنیا میں بھی کارفرما نظر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت آدمؑ سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک تدریجی روحانی ترقی اللہ تعالیٰ کے مدنظر تھی یہاں تک کہ شریعت مکمل ہو گئی۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت میں مختلف ذیلی تنظیموں کے قیام میں بھی تدریجی ترقی کے اصول کو ہی مدنظر رکھا گیا ہے۔ دراصل اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ افراد جماعت کی روحانی تربیت کے مختلف مراحل کے آئینہ دار ہیں۔ ایک بچہ اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ میں سے گزر کر جب مجلس انصار اللہ میں شامل ہوتا ہے تو تربیت کے مختلف مراحل میں سے گزرنے کے بعد وہ ایک استاد کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ اس آخری مرحلہ میں وہ محض طالبعلم نہیں رہتا بلکہ اس کی حیثیت ایک استاد کی سی ہو جاتی ہے۔ بحیثیت انصار اللہ اپنے اس مقام کے پیش نظر ہمارے لئے یہ لازم ہے کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کا ایسا اعلےٰ نمونہ پیش کریں جو دوسروں کے لئے ہر لحاظ سے قابل تقلید ہو۔

اس تمہید کے بعد حضرت صدر محترم نے سورۃ الفرقان کی آیات ۶۴ تا ۷۸ (جو آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں تلاوت کی تھیں) کی رو سے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر بہت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی آپ نے فرمایا اگرچہ ان آیات میں عباد الرحمٰن کی صفات بیان کی گئی ہیں تاہم غور کیا جائے تو یہ امر صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس تعلیم کی طرف اشارہ کیا ہے جو اسلام کی شکل میں دنیا کو ملی ہے یہ تعلیم دو حصوں میں منقسم ہے ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ یہ آیات حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہیں۔

اس وضاحت کے بعد صدر محترم نے ان آیات کی روشنی میں حقوق اللہ میں سے سچی اور حقیقی توحید پر ایمان اور اس کے عملی تقاضوں پر نیز حقوق العباد میں سے تواضع اور انکسار، ایذا دہی کے مقابلہ میں ایذا نہ دینے کی ہدایت، ایذا دہی کے باوجود امن صلح اور آشتی سے رہنے کے حکم، جھوٹ سے اجتناب، لغویات سے پرہیز، تربیت اولاد اور دعا کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان سب امور سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بصیرت افروز اور روح پرور ارشادات پڑھ کر سنائے۔

آپ کا یہ پُر اثر خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس خطاب کے اختتام پر ۱½ بجے بعد دوپہر حضرت صدر محترم نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح یہ بابرکت اجتماع جو ۱۰½ بجے شروع ہوا تھا تین گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد ۱½ بجے بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ۲½ بجے مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب قائد ایثار کی اقتداء میں جملہ احباب نے ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔

چھ بجے شام مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی کوٹھی پر بعض وکلاء دیگر معززین اور نمائندگان پریس نے حضرت صدر محترم سے ملاقات کی۔ آپ نے ان کے ساتھ عالمگیر بنیادوں پر تبلیغ اسلام کی مہم اور اس کے خوشکن نتائج پر تبادلہ خیالات فرمایا۔ بعد ازاں آپ اور قائدین مرکزیہ اسی رات بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت صدر محترم کے ہمراہ قائد صاحب تربیت، قائد صاحب ایثار، قائد صاحب تجنید اور قائد صاحب اشاعت کے علاوہ قائد مال مکرم ملک محمد رفیق صاحب اور مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری برائے صدر بھی شیخوپورہ تشریف لے گئے تھے۔

درخواست دعا

مکرم مرزا احمد حسین صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے داماد محمد یونس صاحب موٹر سائیکل کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

9949